



## سوال

(482) باپ کی پروردہ سے شادی کرنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے باپ نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس کے ساتھ ایک بچی ہے جو اس عورت کا دودھ پیتی ہے پھر اس نے میرے باپ سے شادی کرنے کے بعد اس کا دودھ پھڑادیا۔ جب یہ بچی بڑی ہوگئی تو میرے باپ نے اس سے میری شادی کرنے کا ارادہ کیا تو کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا مرد کو اپنی ساس سے اس کی بیٹی کو طلاق دینے کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے کہ اس سے اس مرد کی اولاد بھی نہ ہوئی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کے لیے باپ کی پروردہ سے شادی کرنا جائز ہے کیونکہ وہ اس کے باپ کی پروردہ ہے اور بیٹے کے لیے باپ کی پروردہ سے شادی کرنا جائز ہے یہاں پر قاعدہ یہ ہے کہ سسرالی رشتہ داروں سے بیوی کے اصول اور فروع شوہر پر حرام ہیں، دوسرے رشتہ داروں پر نہیں۔ اور خاوند کے اصول اور فروع بیوی پر حرام ہیں، اس کے رشتہ داروں پر نہیں، لیکن ان میں سے تین رشتے صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہو جاتے ہیں، اور ان کی حرمت کے لیے دخول ضروری ہے:

1- خاوند کے اصول بیوی پر صرف عقد کے ذریعے حرام ہے۔

2- خاوند کے فروع بیوی پر صرف عقد کے ذریعے حرام ہیں۔

3- بیوی کے اصول خاوند پر صرف عقد کے ذریعے حرام ہیں۔

بیوی کے فروع خاوند پر دخول کے بعد حرام ہیں۔

اور بیوی کے اصول: اس کی ماں، دادی، نانی اور جو اوپر تک ہیں۔

اور بیوی کے فروع: اس کی بیٹی، اولاد کی بیٹی، پوتی، نواسی اور نیچے تک کی لڑکیاں ہیں۔

اور خاوند کے اصول: اس کا باپ، دادا، نانا اور جو اوپر تک ہیں۔



اور خاوند کے فروع: اس کا بیٹا، اولاد کا بیٹا، پوتنا، نواسا اور نیچے تک لڑکے ہیں۔

اس مسئلے کی مزید وضاحت کے لیے ہم کچھ مثالیں عرض کرتے ہیں:

مثلاً اگر ایک آدمی زینب نامی ایک عورت سے شادی کرے، اس عورت کی ماں کا نام اسماء ہے تو اسماء اس آدمی پر زینب سے نکاح کرے سے حرام ہو جائے گی کیونکہ زینب اس کے اصول میں سے ہے۔

پس اگر زینب نے شادی کی۔ اس کی ایک بیٹی بھی ہے جس کا نام فاطمہ ہے تو فاطمہ مرد پر اس وقت حرام ہوگی جب وہ اس کی ماں سے دخول کرے گا، یعنی جب اس کی ماں سے جماعت کرے گا۔ اور اگر وہ فاطمہ کی ماں کو جماعت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو اس کے لیے فاطمہ سے شادی حلال ہوگی، لیکن اسماء (ساس) سے شادی حلال نہیں ہوگی۔

اگر خاوند کا باپ ہو، جس کا نام عبداللہ ہے، اور اس کے باپ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام عبدالرحمان ہے، پس عبداللہ بیوی زینب پر صرف عقد کے ذریعہ حرام ہوگا اور اسی طرح عبدالرحمان بیوی زینب پر محض عقد سے حرام ہوگا، اور عبدالرحمان کے لیے زینب کی بیٹی فاطمہ سے شادی جائز ہوگی کیونکہ خاوند کے اصول و فروع صرف بیوی پر حرام ہیں، اس کے رشتہ داروں پر حرام نہیں ہیں۔

اور عبداللہ کے لیے، جو کہ خاوند کا باپ ہے، اسماء سے شادی کرنا جائز ہے جو کہ بیوی کی ماں ہے۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا نِسَاءَ آبَائِكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَتْ ... ۲۲ ... سورة النساء

"اور ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں مگر جو پہلے گزر چکا۔"

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ خاوند کے فروع بیوی پر حرام ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَأُمَّهَاتِنَا نِسَاءٌ نَحْنُمْ

"اور تمہاری بیویوں کی ماںیں۔"

بیوی کے اصول کو خاوند پر حرام کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَرَبِّ نَحْنُمْ أَنْتِي فِي حُجْرِكُمْ مِنْ نِسَائِنَا نَحْنُمْ أَنْتِي وَغَلْتُمْ بَيْنَ قَانٍ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بَيْنَ فَلَا بُنْحَانَ ... ۲۳ ... سورة النساء

"اور تمہاری پالی ہوئی لڑکیاں جو تمہاری گود میں تمہاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم صحبت کر چکے ہو، پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔"

سے بیوی کے فروع خاوند پر حرام ٹھہرتے ہیں۔



اور اللہ تعالیٰ کا فرمان :

وَعَلَىٰ آبَائِهِم مِّنْ أَوْلَادِهِمْ ... ۲۳ ... سورة النساء

"اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری بیٹیوں سے ہیں۔"

خاوند کے اصول کو بیوی پر حرام کرتا ہے۔

اور جائز ہے کہ ایک شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس شخص کا باپ اس عورت کی بیٹی سے شادی کرے کیونکہ بیوی کے فروع خاوند پر حرام ہیں، اس کے رشتہ داروں پر حرام نہیں ہیں، نیز یہ جائز ہے کہ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے اور اس آدمی کا باپ اس عورت کی ماں سے شادی کرے۔

آدمی کے لیے اپنی محرم عورتوں کے علاوہ کسی سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے، نہ بغیر پردے کے اور نہ ہی پردے کے ساتھ۔ بہت سے لوگ محض قرابت داری کی وجہ سے اگرچہ عورت اس کے محرم رشتوں میں سے نہ ہو، بلا حجب مصافحہ کر لیتے ہیں یہ جائز نہیں ہے اور محرم وہ عورتیں ہیں جو نسب یا کسی مباح سبب کی وجہ سے دائمی طور پر حرام ہوتی ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 421

محدث فتویٰ